بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مودودی اور قرآن

از

مولینا عبدالوہاب خان قادری رضوی لاڑکانہ

باہتمام

ابو حماد مفتی احمد میاں برکاتی

ناشر:

جماعت اہلسنت لاڑکانہ

مودودی اور قرآن

مولانا محمد عبدالوہاب خاں قادری رضوی

جماعت اہلسنّت
لاڑکانہ

نام کتاب ـــــــــ مودودی اور قرآن

مصنف ـــــــــ مولانا عبدالوہاب خان قادری۔ لاڑکانہ

محرّک ـــــــــ ابوحماد مفتی احمد میاں برکاتی

مؤید ـــــــــ حافظ محمد رمضان برکاتی

کتابت ـــــــــ افتخار انجم

پروف ریڈنگ ـــــــــ محمد میاں نوری

طباعت ـــــــــ بارپنجم دسمبر ۱۹۸۸ء

ملنے کا پتہ

- مکتبہ امام احمد رضا، مولانا عبدالوہاب خاں مولا چوک لاڑکانہ۔
- نوری اکیڈمی لطیف آباد نمبر ۷ حیدر آباد۔

طابع

- مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ۔ حیدر آباد

شاہراہ مفتی محمد خلیل خاں۔ دار العلوم احسن البرکات

25802

عرضِ ناشر

اسلام وہ دینِ کامل ہے، جسے سرکارِ دو عالم نورِ مجسم رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تک پہنچایا۔ خدا وہ ہے ہمیں جس کا عرفان سرورِ کائنات فخرِ موجودات علیہ السلام والصلوٰۃ کی ذاتِ بابرکات سے ہوا۔ قرآن وہ ہے، جس کے بارے میں حضور پُر نور نے فرمایا کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ ہم نے آقا و مولا علیہ التحیۃ والثنا کے کہنے پر ایک ان دیکھی حقیقت کو پہچان لیا۔ سرکار نے فرمایا کہ جنت دوزخ ہیں، قیامت کے دن تمام اعمال کا حساب ہوگا، خدا واحد ہے —— ہم نے حضور کی ہر بات پر آمنا و صدقنا کہا، اس لئے ہم مسلمان ہیں۔

اگر ہمیں مسلمان ہونا یا رہنا ہے تو ہمیں شفیع المذنبین رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو حرزِ جان بنانا ہوگا تاکہ ہم خدا کو پہچان سکیں، قرآن پاک پر ہمارا ایمان ہو اور ہم اس کے ارشادات پر عمل کرنے کی صلاحیت سے بہرہ ور ہو سکیں۔ حضور کی وساطت کے بغیر خدا تک رسائی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا قرآن پر عمل سرکار کے ارشادات و تعلیمات سے قطع نظر کرکے ممکن ہی نہیں —— پھر ایسے میں اگر کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو ایمان کی بنیاد نہیں سمجھتا تو ایمان کیا اور اسلام کیسا۔ خداوند کریم اپنے محبوب پاک صاحب لولاک کے ذکر میں انہیں نام سے نہ پکارے، القابات سے خطاب کرے، ان کی تعریف کرے، نعت کہے اور مسلمانوں کو حضور پر درود و سلام کے پھول نچھاور کرنے کا حکم دے مگر کوئی فرد حضور کا ذکر توہین و تضحیک سے مملو الفاظ میں کرے، انہیں ان پڑھ چرواہا (نعوذ باللہ) پکارے تو اس کے مسلمان ہونے کی اساس کیا ہے؟

اسلام میں خدا اور رسول خدا (جل جلالہ، و صلی اللہ علیہ وسلم) کی توحید و رسالت کو ماننے کے ساتھ ساتھ تمام انبیائے سابقہ کو خدا کے فرستادہ تسلیم کرنا شرطِ ایمان ہے۔ مگر کوئی شخص اس معصوم گروہ کو بھی "گناہ کبیرہ" کا مرتکب گردانے اور حضور خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے براہِ راست مستفید ہونے والے صحابۂ کرام کے بارے میں بھی بے لگام زبان استعمال کرے نیز اللہ تبارک و تعالیٰ کے دوستوں (اولیائے کرام) کی شان میں بھی گستاخیاں کرے۔ ان مجددین، مجتہدین، علمائے امت اور جید علماء کرام کو غلطی پر سمجھے، جنہوں نے دین متین کی تبلیغ و تشہیر میں اپنی زندگیاں گزاریں، لاکھوں گم گشتگان راہ کو راہِ ہدایت دکھائی ملت پر جن کے احسانات کی فہرست بے حد طویل ہے ——— ان کی سیرت و کردار میں کیڑے نکالنے والا اور ان کی فکر کو ناقص قرار دینے والا شخص کچھ بھی ہو، مسلمان نہیں ہو سکتا۔ چہ جائیکہ وہ اسلام کا مبلغ اور تحریکِ اسلامی کا داعی (نعوذ باللہ) بنے۔ مسلمانوں کے نزدیک تو اسلام کے داعی حضور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تھے۔ مگر ایک شخص کا دعویٰ یہ ہے کہ مسلمانوں میں جتنی تحریکیں اٹھتی رہی ہیں یا چل رہی ہیں وہ پورے اسلام کو لے کر کبھی نہیں چلیں۔ یہ کام وہی شخص کر رہا ہے:

"اولاً یا تو اسلام کے کسی ایک جزو کو یا دنیوی مقاصد میں سے کسی ایک مقصد کو بنائے تحریک بنایا گیا ہے لیکن ہم عینِ اسلام کو اور اصل اسلام کو لے کر اٹھے ہیں اور پورے کا پورا اسلام ہی ہماری تحریک ہے۔ ثانیاً ان میں جماعتی تنظیم دنیا کی مختلف انجمنوں اور پارٹیوں کے ڈھنگ پر کی گئی ہے مگر ہم ٹھیک وہی نظامِ جماعت اختیار کر رہے ہیں، جو شروع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قائم کردہ جماعت کا تھا۔"

(جماعتِ اسلامی کی دعوت تاریخ مطبوعہ جماعتِ اسلامی حلقہ سندھ حیدر آباد

(جنوری ۱۹۴۹ء ص ۱۶)

یہ کیسا مکمل اسلام ہے، جو قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں سے لے کر مجددِ دین اسلام تک لوگوں کے سامنے پیش نہ کر سکے، اب یہ حضرت سامنے لا رہے ہیں اور یہ "پورا اسلام" کیا ہے؟ اس کی جھلکیاں آپ کو محمد عبدالوہاب صاحب دکھا رہے ہیں۔ اس "اسلام" میں نہ حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و حرمت کا احساس ہے، نہ انبیائے سابقہ، صحابۂ کرام اور اولیاء عظام کی عزت ہے ——— صرف یہ تصور اُبھرتا ہے کہ یہ شخص سب سے بڑی مسند پر بیٹھا خدا کے ان مقربین کی غلطیاں نکال رہا ہے، لوگوں کے سامنے ان کی "کمزوریوں" کی نشاندہی کر رہا ہے اور بس۔

اللہ کریم ہمیں خدا کے ارشاد کے بموجب حضور پُر نور علیہ السلام کی محبت اور ان کے نام لیواؤں کی عقیدت عطا فرمائے اور اسلام میں "اصلاحات" کرنے والوں کے ظلم سے محفوظ رکھے۔ آمین

ابو حماد مفتی احمد میاں برکاتی
(رکن پاکستان سُنی رائٹرز گلڈ)
ناظم تعلیمات دارالعلوم احسن البرکات حیدرآباد

مودودی صاحب کی جماعت نواب بہادر یار جنگ کی نظر میں

جماعت اسلامی کے اغراض و مقاصد سے کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ مجھے صرف اس کے طریقہ کار سے تھوڑا اختلاف ہے ——— مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں یہ جماعت ایک مستقل فرقہ نہ بن جائے اور اس کے ارکان اس میں شریک نہ ہونے والوں کو اسلام سے خارج نہ تصور کرنے لگیں۔

بحوالہ "مکاتیب بہادر یار جنگ"
مطبوعہ کراچی ۱۹۶۷ء، ص ۲۳۸، ۲۳۹

مودودی اور قرآن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یاارحم الراحمین۔ امابعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا۔

برادران اسلام! اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اتحاد واتفاق کی طرف بلاتا ہے اور باہم تفریق وافتراق سے منع فرماتا ہے۔ جیسا کہ اس آیہ کریمہ میں ارشاد فرمایا جس کا ترجمہ یہ ہے "اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو اور آپس میں پھٹ نہ جانا"

اچھا مسلمان وہی ہے جو مسلمانوں میں اتفاق واتحاد کرائے اور ان سے نااتفاقی اور تنازعات دور کرائے۔ مگر آج کل کچھ بدباطن اور بدعقیدہ فرقے ایسے ہیں جو مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی فکر میں ہیں اور ان میں شب وروز افتراق وانشقاق کے بیج بوتے ہیں۔ فرقہ مودودی بھی انہی میں سے ایک ہے جو مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ ان کے امیر مودودی صاحب نے ارشاد فرمایا

"جہاں خاندان کے لوگ جاہلیت میں مبتلا ہوں اور راہ راست پر چلنے میں اپنے بھائی بندوں کی مزاحمت کرتے ہوں وہاں فی الواقع جدائی ڈالنا ہمارا کام ہے ایسے اعزا واقرباء ودوستوں سے اہل ایمان کو ملانا نہیں بلکہ توڑنا اور کاٹنا ہی ہمارے پیش نظر ہے"

(رسائل ومسائل حصہ اول ص ۲۹۸ مطبوعہ لاہور)

اس عبارت میں تین کلمے قابل غور ہیں:

(۱) جاہلیت (۲) راہ راست (۳) اہل ایمان

"جاہلیت" مودودی صاحب کی اصطلاح میں کفر کا نام ہے۔ تفصیل کے لئے "تجدید واحیائے دین" ملاحظہ فرمائیں وہاں جاہلیت کی اقسام "جاہلیت خالص

"جاہلیت مشرکانہ، جاہلیت واہبانہ وغیرہ کی پوری تفصیل ہے۔

بحوالہ بالا اقتباس میں انہوں نے "جاہلیت" ہی بیان فرمایا مگر اس کے مقابل اہل ایمان بیان کر کے ان کے کافر ہونے کا اشارہ فرما دیا نیز "راہ راست" بھی اسی کی طرف اشارہ ہے۔ اب ظاہر ہے کہ جو لوگ مودودی صاحب کے ہم مسلک اور ان کے پیرو ہیں وہی ان کے نزدیک اہل ایمان اور راہ راست پر گامزن، باقی سب کافر و بے ایمان ہیں۔ اس کی وضاحت مودودی صاحب کی دوسری تحریر میں موجود ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں!

"جو لوگ تعلیم و تربیت اور اجتماعی ماحول کی تاثیرات کے باوجود ناکارہ نکلیں تکفیر کے ذریعہ (کفر کا فتویٰ صادر کر کے) ان کو جماعت سے خارج کر دیا جائے اور اس طرح جماعت کو غیر مناسب عناصر سے پاک کیا جاتا ہے۔"

(جماعت اسلامی بحوالہ سیاسی کشمکش جلد ۳ صہ ۲۱)

اس عبارت سے دو باتیں واضح ہوئیں اول یہ کہ جو شخص مودودی صاحب کا ہم مسلک یا پیرو نہیں وہ کافر ہے۔ دوم جماعت اسلامی کی رکنیت کے لئے مودودی صاحب کے مسلک کی پیروی ضروری ہے۔ پس مودودی جماعت میں تمام افراد و ارکین وہی ہیں جو ان کے پیش کردہ اسلام کے پیرو ہوں اور جو اسکا مخالف ہو وہ کافر ہے۔

آیئے دیکھیں کہ مودودی صاحب کا اسلام وہی ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا یا اس کے علاوہ کوئی دوسرا مذہب ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو اسلام پیش کیا اس میں پورے قرآن پر ایمان لانا شرط ہے اور قرآن کریم کی کسی ایک آیت کا انکار بھی کفر ہے۔ لہذا ہم مودودی صاحب کا اسلام قرآن کریم کی روشنی میں دیکھیں گے۔ اگر وہ قرآن کریم کی تعلیمات کے عین مطابق ہے تو ہم اسکو وہی اسلام کہیں گے اور اگر اس کے مقابل اور مخالف ہے تو ظاہر ہے کہ خدا و رسول کی

تعلیمات سے علیحدہ کوئی مذہب ہے۔ اس لئے ہم نے اس کتابچہ کا نام ہی "مودودی اور قرآن" رکھا تاکہ حق اور باطل ظاہر ہو جائے۔ نیز اسلام میں جتنے بھی فرقے ہیں یعنی جو اپنے کو مسلمان کہتے ہیں ان میں جبریہ، قدریہ، معتزلہ، نیچری، خوارج، روافض، بابی چکڑالوی، بہائی و وہابی ہیں۔ ان کے علاوہ قرآن وسنت کی راہوں پر احتیاط و احترام سے چلنے والے اہلسنت وجماعت بھی ہیں۔ کیا مودودی صاحب کی تصانیف سے ظاہر ہے کہ وہ کس فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کی تصانیف کے غائر مطالعہ سے یہ تو پتہ چلتا ہے کہ ان کا تعلق فرقہ وہابیہ سے ہے مگر اس فرقے میں بھی وہ پورے نظر نہیں آتے مثلاً فرقہ وہابیہ میں دو قسم کے لوگ ہیں ایک مقلد جیسے دیوبندی۔ دوسرے غیر مقلد جو کہ اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں۔ جو کہ اب مودودی صاحب سے پوچھیے کہ آپ مقلد ہیں یا غیر مقلد تو مودودی صاحب فرماتے ہیں

"میں نہ مسلک اہل حدیث کو اس کی تفصیلات کے ساتھ صحیح سمجھتا ہوں اور نہ حنفیت یا شافعیت ہی کا پابند ہوں"۔

(رسائل ومسائل حصہ اول ص ۱۸۹، مطبوعہ لاہور)

یعنی مودودی صاحب نہ مقلد ہیں نہ غیر مقلد بلکہ اپنے مذہب میں منفرد ہیں۔ اپنے مذہب ہی کو حق اور راست گردانتے ہیں۔ بقیہ سب کو گمراہ اور کافر جانتے ہیں۔ اس لئے ارشاد فرمایا۔

"جو لوگ تعلیم وتربیت اور اجتماعی ماحول کی تاثیرات کے باوجود ناکارہ نکلیں تکفیر کے ذریعہ (کفر کا فتوی صادر کر کے) ان کو جماعت سے خارج کر دیا جائے"

(سیاسی کشمکش جلد ۳ ص ۲۱)

مودودی صاحب جس طرح اپنے مذہب میں منفرد ہیں اسی طرح اپنی ایک منفرد شریعت کے مالک ہیں۔ مثلاً فاتحہ خلف الامام کے بارے میں ارشاد

فرماتے ہیں:

"فاتحہ خلف الامام کے بارے میں جو کچھ میں نے تحقیق کیا ہے۔ اس کی رو سے زیادہ صحیح مسلک یہ ہے کہ جب امام بآواز بلند پڑھ رہا ہو تو مقتدی خاموش رہیں اور جب امام آہستہ پڑھ رہا ہو تو مقتدی بھی فاتحہ پڑھیں"

(رسائل و مسائل حصہ اول ص ۱۹۳، مطبوعہ لاہور)

مقلدین فاتحہ خلف الامام کو منع کرتے ہیں اور غیر مقلدین اس کا حکم دیتے ہیں۔ مودودی صاحب نے دونوں کے بیچ میں ایک "نیا راستہ" تجویز کیا۔ لہذا اس میں کوئی شک نہیں کہ مودودی صاحب نہ کسی کے مقلد ہیں اور نہ ہی غیر مقلد ہیں۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں " لمذھب واحد من غیر تعصب"

اس کا مطلب مولوی خرم علی صاحب بیان کرتے ہیں:

"اور ائمہ مذاہب اربعہ کو ایک جانے بدوں تعصب کے"۔

ف: چونکہ جمہور اہلسنت کے نزدیک مذاہب اربعہ میں حق دائر ہے۔

(القول الجمیل شرح شفاء العلیل ص ۱۷۶)

نیز طحطاوی علی الدر المختار میں ہے:

ھذا الطائفۃ الناجیۃ قد اجمعت الیوم فی مذاھب اربعۃ وھم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون رحمھم اللہ تعالیٰ ومن کان خارجا عن ھذہ الاربعۃ فی ھذا الزمان فھو من اھل البدعۃ والنار۔

یعنی نجات پانیوالا گروہ چار مذاہب حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی میں جمع ہے اور جو ان چاروں سے خارج ہے وہ بدعتی و جہنمی ہے اور یہی سواد اعظم ہیں جس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار۔ تم سواد اعظم (بڑی جماعت) کی پیروی کرو جو جماعت سے علیحدہ رہا وہ جہنم میں

علیحدہ کیا گیا۔ (مشکوٰۃ، ابن ماجہ باب الاعتصام)

حقیقت میں یہی مومنین کی راہ ہے۔ اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے:

ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جھنم وساءت مصیرا۔ (پ ۵ سورۃ النساء)

اور جو رسول کے خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ ہے پلٹنے کی۔

حاصل کلام یہ ہے کہ قرآن حکیم اتحاد و اتفاق کا حکم دے رہا ہے اور مودودی صاحب تفریق ڈالنے اور لڑانے میں مصروف ہیں اور سب سے جدا راہ چل کر اسلام کی خدمت نہیں کر رہے بلکہ اسلام میں ایک جدید فرقہ کا اضافہ کرتے ہیں۔

قرآن کریم مسلمانوں کو عیب جوئی اور غیبت سے منع فرماتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

یایھا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ (پ ۲۶ سورۃ الحجرات)

اے ایمان والو! بہت گمانوں سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے اور عیب نہ ڈھونڈو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا۔[1]

[1] حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تین شخصوں کی حرمت نہیں ایک صاحب ہوا (بدمذہب) دوسرا فاسق معلن تیسرا بادشاہ ظالم، یعنی ان کے عیوب بیان کرنا غیبت نہیں (ادارہ)

یہ تو قرآن حکیم کا حکم ہے کہ عیب جوئی نہ کرو اور نہ کسی کی غیبت مگر مودودی صاحب کی تصانیف ان باتوں سے بھری ہیں، جیسے ان کا پیشہ ہی عیب جوئی اور غیبت کرنا ہے۔ مودودی صاحب کی آتش قہر نے مسلمانوں کو اور ان کے قلم کی مار نے بزرگان دین کو نشانہ بنایا جس کی تفصیل کیلئے دفتر درکار ہیں۔ یہاں لبطور نمونہ مشتے از خروارے سپرد قلم کیا جاتا ہے۔ اپنی کتاب "تجدید و احیائے دین" میں لکھتے ہیں:

جاہلیت مشرکانہ نے عوام پر حملہ کیا اور توحید کے راستے سے ہٹا کر ان کو ضلالت کی بے شمار راہوں میں بھٹکا دیا۔ ایک صریح بت پرستی تو نہ کی باقی کوئی قسم شرک کی ایسی نہ رہی جس نے مسلمانوں میں رواج نہ پایا ہو۔ (مطبوعہ لاہور ص ۳۹)

سب جانتے ہیں کہ ایمان کا دارومدار "توحید و رسالت" پر ہے جو توحید سے ہٹ گیا وہ کافر ہو گیا۔ مودودی صاحب ایک صریح بت پرستی کے سوا شرک کی تمام اقسام مسلمانوں میں بتاتے ہیں جس سے واضح ہوا کہ عام مسلمان کافر و مشرک ہیں اور صرف آج ہی کے مسلمان مشرک کیوں ہیں۔ مودودی صاحب صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو بھی معیاری مسلمان نہیں سمجھتے، ما و شما تو کجا، فرماتے ہیں:

حقیقت یہ ہے کہ عامی لوگ نہ کبھی عہد نبوی میں معیاری مسلمان تھے اور نہ اس کے بعد ان کو معیاری مسلمان ہونے کا فخر حاصل ہوا۔" (تفہیمات حصہ اول ص ۲۷۹)

ظاہر ہے کہ عہد نبوی میں جو بھی مسلمان ہوئے صحابی ہی کہلائے مگر مودودی صاحب کی عیب جو نگاہ ان کو بھی معیاری مسلمان نہیں دیکھتی۔ بزرگان دین کے بارے میں ان کے فتوے ان کی کتابوں میں کثرت سے ہیں۔ مثلاً حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

"پہلی چیز جو کو حضرت مجدد الف ثانی کے وقت سے شاہ صاحب (شاہ

ولی اللہ) اور ان کے خلفاء تک تجدیدی کام میں کھٹکتی ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے تصوف کے بارے میں مسلمانوں کی بیماری کا پورا اندازہ بھی نہیں لگایا اور نادانستہ ان کو پھر وہی غذا دیدی جس سے مکمل پرہیز کی ضرورت تھی"۔

(تجدید و احیائے دین ص۱۱۹)

اس عبارت میں حضرت مجدد الف ثانی ہی نہیں بلکہ شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کے خلفاء شاہ عبدالعزیز صاحب وغیرہ دین کے سب سمجھنے والوں کو نشانہ بنایا جن حضرات نے مسلمانوں کو دین اس کی اصل کے مطابق پہنچایا، دین کی تجدید کی ذمہ داری سنبھالی خدا و رسول خدا کے احکام و ارشادات کو اہل اسلام کے قلوب و اذہان پر راسخ کیا مودودی صاحب ان کے خلاف فتویٰ بازی کا نیا ریکارڈ قائم کر رہے ہیں۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عظمت اور جلالت علمی سے مسلمان خوب واقف ہیں ان کے بارے میں لکھتے ہیں:

"امام غزالی کے تجدیدی کام میں علمی اور فکری حیثیت سے چند نقائص بھی تھے اور وہ تین عنوان پر تقسیم کیے جا سکتے ہیں ایک قسم ان نقائص کی جو حدیث کے علم میں کمزوری ہونے کی وجہ سے ان کے کام میں پیدا ہوئی، دوسری قسم ان نقائص کی جو ان کے ذہن پر عقلیات کے غلبہ کی وجہ سے تھے، اور تیسری قسم ان نقائص کی جو تصوف کی طرف ضرورت سے زیادہ مائل ہونے کی وجہ سے تھے"۔

(ایضاً ص۷۲-۷۳)

امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلمانوں کے مسلم امام اور ولی کامل تھے۔ ان کی جلالت علمی کا آفتاب آج بھی چمک رہا ہے۔ مگر مودودی صاحب کو ان میں بھی نقائص ہی نقائص نظر آتے ہیں ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ❊ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

ان کی عظمت شان اور تبحر علمی دیکھ کر مودودی صاحب کے سینہ میں آتش حسد بھڑکی اور سیاہی کی شکل میں یہ کلمات ظاہر ہوئے۔ یعنی ایک ذرہ نے آفتاب کے منہ آنے کی کوشش کی۔ لکھتے ہیں:

"امام غزالی کے نام ہی سے لوگ مرعوب ہیں وہ جو چاہیں انہیں بنا کر رکھ دیں وہ فلسفہ یونان کے چکر سے آخر تک نہ نکل سکے انہوں نے حقیقت نبوت کو سمجھنے میں غلطی کی۔"

(جماعت اسلامی ص۲، مطبوعہ سکھر بحوالہ ترجمان القرآن ج ۵۰، ۷، ص۲۴۳)

مودودی صاحب ان علماء اور اولیاء کے بارے میں زہر افشانی کر رہے ہیں جن کی مدح قرآن کریم بیان فرمارہا ہے۔

انما یخشی اللہ من عبادہ العلموٗ (پ۲۲ سورۂ فاطر)

یعنی اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو ان کی مدح فرمائے مگر مودودی صاحب ان کی مذمت کریں اور برائیاں گنوائیں اور تمام مسلمانوں کو کافر و مشرک بنائیں اور صاف صاف لکھ دیں کہ "ایک مریح بت پرستی تو نہ ہو سکی باقی کوئی قسم شرک کی ایسی نہ رہی جس نے مسلمانوں میں رواج نہ پایا ہو"۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لولا اذ سمعتموہ ظن المومنون والمومنات بانفسھم خیرا و قالوا ھذا افک مبین۔ (پ۱۸ سورۃ النور)

یعنی کیوں نہ ہوا جب تم نے اسے سنا تھا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا اور یہ کہتے کہ یہ کھلا بہتان ہے"۔ اس آیت کریمہ میں بدکاری اور گناہ کے بارے میں حسن ظن کا حکم دیا جا رہا ہے مگر مودودی صاحب شرک جیسی اخبث شئی کو مسلمانوں پر زبردستی تھوپ رہے ہیں۔ یہ احکام قرآن کا مقابلہ کرنا ہی نہیں بلکہ اس کے خلاف جد وجہد کرنا ہے۔ مسلمان تو مسلمان ہیں مودودی صاحب تو صحابہ کرام کو بھی معیاری مسلمان نہیں مانتے اور لکھتے ہیں:

مسلمان تھے۔
حقیقت یہ ہے کہ عام لوگ نہ کبھی عہد نبوی میں معیاری مسلمان تھے۔
عہد نبوی کے مسلمان صحابہ کرام جن کے بارے میں قرآن جگہ جگہ بیان فرمائے
والزمهم كلمة التقوى وكانوا احق بها واهلها وكان الله بكل
شيئٍ عليما (پ ۲۶ سورۃ الفتح)
اور اللہ نے پرہیزگاری کا کلمہ[۱] ان پر لازم فرمایا اور وہ اس کے زیادہ سزاوار
اور اس کے اہل تھے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔
دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے۔
والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين
اتبعوهم باحسان رضى الله عنهم ورضوا عنه واعد لهم
جنت تجري تحتها الانهر خلدين فيها ابدا ذالك
الفوز العظيم - (پ ۱۱ سورۃ التوبہ)
ترجمہ: اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان
کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لئے تیار کر رکھے
ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں، ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔
اللہ تعالیٰ تمام صحابہ سے راضی ہونے کی بشارت جلیلہ دے رہا ہے ان کی عظیم
کامیابی کی خبر سنا رہا ہے مگر مودودی صاحب ان سے ناراض اور نالاں نظر آتے
ہیں ان کو معیاری مسلمان بھی نہیں سمجھتے۔ مودودی صاحب کا نشتر قلم کسی اللہ
کے پیارے کو نہیں چھوڑتا خدا جنہیں نبوت و رسالت سے نواز چکا ہے یا جن
سے راضی ہو گیا یا جن کا دوست بن گیا ان میں سے کوئی ایسا نہیں جس کو مودودی کے قلم
نے زخمی نہ کیا ہو، انبیاء و مرسلین بھی ان کے قلم کی مار سے محفوظ نہ رہے پھر صحابہ
کرام کیوں محفوظ رہتے اگر وہ عام و خاص کی تفریق کی بنا پر عوام صحابہ کو معیاری مسلمان

[۱] کلمۂ تقویٰ سے مراد لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔

اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف فرمایا (ادارہ)

نہ ہونے کا حکم جاری فرماتے ہیں تو جن کو خاص سمجھ کر اس وقت بچایا تھا ان کی عظمت کو بھی مجروح کیے بغیر نہ چھوڑا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"اسلام کی عاقلانہ ذہنیت کسی ضعیف سے ضعیف غیر اسلامی جذبہ کی شرکت بھی گوارا نہیں کر سکتی اور اس معاملہ میں اس قدر نفس کے میلانات سے متنفر ہے کہ حضرت خالد جیسے صاحب فہم السان کو اس کی تمیز مشکل ہو گئی"

(ترجمان القرآن ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ)

یہ وہ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کو "سیف اللہ" کا خطاب ملا ان کے بارے میں مودودی صاحب کی عبارت ایک رندانہ جسارت ہے۔ سیدنا عثمان غنی اور مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں مودودی صاحب لکھتے ہیں:

"ایک طرف حکومت اسلامی کی تیز رفتاری اور وسعت کی وجہ سے کام روز بروز زیادہ سخت ہوتا جا رہا تھا اور دوسری طرف حضرت عثمان جن پر اس کار عظیم کا بار رکھا گیا تھا ان خصوصیات کے حامل نہ تھے جو ان کے جلیل القدر پیش رؤوں کو عطا ہوئی تھیں اس لئے ان کے زمانہ خلافت میں جاہلیت کو اسلامی نظام اجتماعی کے اندر گھس آنے کا موقع مل گیا حضرت عثمان نے اپنا سر دیکر اس خطرے کا راستہ روکنے کی کوشش کی مگر وہ نہ رکا اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھے اور انہوں نے اسلام کے سیاسی اقتدار کو جاہلیت کے تسلط سے بچانے کی انتہائی کوشش کی مگر ان کی جان کی قربانی بھی اس انقلاب معکوس کو نہ روک سکی"

(تجدید و احیائے دین ص ۳۶)

اس اقتباس میں سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو جو کچھ کہا وہ ظاہر ہی ہے کہ حکومت اسلامی (خلافت راشدہ) کی تیز رفتاری اور وسعت کے وقت ان کے جلیل القدر پیش رؤوں (صدیق و عمر) کو منتخب کرنا چاہیئے تھا۔ قبل اس سے کہ ان حضرات کا انتخاب عمل میں آتا درحقیقت یہ اللہ عزوجل پر ایک حملہ کیا۔ اللہ تعالیٰ

حاکم مطلق ہے اور ہر چیز پر قادر ہے اسلامی حکومت حقیقتاً اللہ کی حکومت ہے۔ تو مودودی صاحب کو صاف صاف لکھ دینا تھا کہ (معاذاللہ) اللہ عزوجل نے اپنی حکومت کا نظم ایسے لوگوں کے سپرد کر دیا جو اس کے اہل نہ تھے مگر انہوں نے صاف صاف تو ایسا نہ لکھا حالانکہ محولہ بالا اقتباس سے نتیجہ یہی اخذ ہوتا ہے۔

اب قرآن سے پوچھو کہ ان کا مرتبہ کتنا بلند ہے۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے:

الذین اخرجوا من دیارھم واموالھم یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا وینصرون اللہ ورسولہ اولئک ھم الصدقون۔

(پ ۲۸ سورۂ حشر)

"جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے اور اللہ و رسول کی مدد کرتے ہیں وہی سچے ہیں" اللہ تعالیٰ تو ان سے راضی ہے وہ مدح بیان فرما رہا ہے اور "منکر اسلام" کہلوانے والوں کو ان سے حسد و عناد ہے لہٰذا ان کی مذمت میں لگے ہوئے ہیں۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مودودی صاحب لکھتے ہیں

"اس جگر گداز خبر کو سن کر آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی حضرت عمر جیسا اعلیٰ تعلیم یافتہ انسان بھی وفور جذبات میں توازن کھو دیتا ہے" (ترجمان القرآن ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ)

اللہ تعالیٰ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

یایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین۔

(پ ۱۰ سورۂ انفال)

"اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ تمہیں کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے"۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:

ھو الذی ایدک بنصرہ وبالمؤمنین۔ (ایضاً)

"وہی ہے جس نے تمہیں زور دیا اپنی مدد کا اور مسلمانوں کا"۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مودودی صاحب یوں رقمطراز ہیں:

"ایک مرتبہ صدیق اکبر جیسا بے نفس اور متورع اور سراپا للّٰہیت انسان بھی اس کو پورا کرنے سے چوک گیا"

یوں تو قرآن حکیم میں جہاں بھی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ذکر خیر ہے اس میں یہ حضرات خلفاء راشدین بھی داخل ہیں مگر اس کے باوجود بھی اللہ جل مجدہٗ نے ان حضرات سے خصوصی اذکار بیان فرمائے۔ مثلاً صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے ارشاد فرمایا جاتا ہے:

والذی جاء بالصدق وصدق بہ اولئک ھم المتقون۔

(پ ۲۳ سورۃ الزمر)

"اور وہ جو سچ لیکر تشریف لائے اور جنہوں نے ان کی تصدیق کی وہی ڈر والے ہیں"۔ دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:

ثانی اثنین اذ ھما فی الغار۔ (سورۃ التوبہ)

"صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے" ماسوا ان کے اور بھی کئی آیات صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں نازل ہوئیں مگر مودودی صاحب ان کی غلطیاں نکال رہے ہیں۔

یہ تو صحابہ کرام اور خلفاء راشدین کے بارے میں مودودی صاحب کے اعتقادات کا عکس تھا اب انبیاء و مرسلین کے بارے میں ان کی بدتہذیبیاں ملاحظہ ہوں، لکھتے ہیں

"انبیاء علیہم السلام وحی آنے سے پہلے جو علم رکھتے تھے اس کی نوعیت عام انسانی علوم سے کچھ مختلف نہ ہوتی تھی" (رسائل و مسائل حصہ اول ص ۲۵)

حالانکہ قرآن حکیم میں حضرت آدم علیہ السلام کا قصہ مذکور اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شہادت موجود ہے عیسیٰ علیہ السلام نے پالنے ہی میں فرمایا

قال انی عبد اللہ اتنی الکتاب وجعلنی نبیا (پ ۱۶ سورۃ مریم)

"میں ہوں اللہ کا بندہ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا"۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مودودی صاحب رقمطراز ہیں:

"نبی ہونے سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا تھا۔" (ایضاً ص۲۸)

جبکہ انبیاء علیہم السلام کا معصوم ہونا قبل از نبوت اور بعد از نبوت ایمانی اتفاقی مسئلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قال لاینال عہدی الظلمین (پ ۱ سورۂ بقر) "فرمایا میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا" بقول مودودی صاحب کے اگر وہ ظالم یعنی گناہ گار تھے تو نبوت کیسے مل گئی۔

مندرجہ بالا عبارت میں مودودی صاحب نے موسیٰ علیہ السلام کو بہت بڑا گناہ کرنیوالا کہا۔ ایک دوسری جگہ تحریر کرتے ہیں:

"یہ کیا بات ہوئی کہ ایک ملنگ ہاتھ میں لاٹھی لئے آ کھڑا ہوا اور کہنے لگا میں رب العٰلمین کا رسول ہوں" (ترجمان القرآن مئی ۱۹۶۵ء ص۳۲)

ایک جگہ لکھتے ہیں: "پھر اس اسرائیلی چرواہے کو دیکھئے" (تفہیمات حصہ اول ص۲۹۵)

مودودی صاحب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملنگ، بڑا گناہ کرنیوالا اور اسرائیلی چرواہا لکھیں اور اللہ عزوجل موسیٰ علیہ السلام کی شان میں فرماتا ہے:

یایها الذین اٰمنوا لاتکونوا کالذین اٰذوا موسیٰ فبراٗه الله مما قالوا وکان عند الله وجیها۔ (پ ۲۲ سورۂ احزاب)

"یعنی اے ایمان والو ان جیسے نہ ہوجانا جنہوں نے موسیٰ کو ستایا تو اللہ نے انہیں بری فرمادیا اس بات سے جو انہوں نے کہی اور موسیٰ اللہ کے یہاں آبرو والا ہے"

وہاں وہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے ستانیوالے تھے جن کا ذکر اللہ نے فرمایا یہاں مودودی صاحب موسیٰ علیہ السلام کی شان اقدس میں طرح طرح کی گستاخیاں کر کے ان کو ستا رہے ہیں بلکہ ان کی یہ لڑائی تو خداوند کریم و قدوس سے معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل ان کو آبرو والا بتائے اور یہ گناہ گار، ملنگ اور چرواہا لکھیں۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مودودی صاحب تحریر

فرماتے ہیں

"اس ان پڑھ صحرانشین نے حکمت اور دانائی کی باتیں کہنا شروع کردیں" (ایضاً صـ ۲۰)

اور لکھا :

"جو ایک ان پڑھ بدوی کو ایک ملک کا نہیں تمام دنیا کا، ایک زمانہ کا نہیں تمام زمانوں کا لیڈر بنا دے" (ایضاً صـ ۲۴۱)

ایک جگہ لکھتے ہیں :

"غور کیجئے کہ چودہ سو برس پہلے کی تاریک دنیا میں عرب جیسے تاریک تر ملک کے ایک گوشہ میں ایک گلہ بانی اور سوداگری کرنیوالے ان پڑھ بادیہ نشین کے اندر یکایک اتنا علم اتنی روشنی اتنی طاقت اتنے کمالات اتنی زبردست تربیت یافتہ قوتیں پیدا ہو جانے کا کونسا ذریعہ تھا"

(ایضاً صـ ۲۵)

ایک اور مقام پر مودودی صاحب لکھتے ہیں :

"یہ قانون جو ریگستان عرب کے ایک ان پڑھ چرواہے نے دنیا کے سامنے پیش کیا" (کتاب پردہ صـ ۱۵۰)

مودودی صاحب کی بدتہذیبی اور گستاخی ملاحظہ ہو کہ صاحب مقام محمود مغز موجودات، سید الانس والجان کے بارے میں کہیں "ان پڑھ بدوی" کہیں "ان پڑھ صحرانشین" کہیں "صحرائے عرب کا یہ ان پڑھ بادیہ نشین" کہیں "ان پڑھ چرواہا" تحریر کر رہے ہیں اور برابر شائع کرا رہے ہیں اور کچھ لوگ انہیں "مفکر اسلام" کہتے ہیں یہ اسلام ہے کہ اس شخصیت کی تضحیک میں زبان و قلم کو بگٹٹ چھوڑ دیا جائے جس کی ثنا و مدحت کا نام قرآن پاک ہے جس کا مداح خود خالق و مالک حقیقی ہے۔

یہ مودودی صاحب کے دل کا روگ، حسد بغض و عداوت کی دلیل ہے کہ ایسے اللہ کے محبوب، دونوں عالم کے تاجدار، مالک رقاب الامم، شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کی نعت اللہ عزوجل قرآن میں فرمائے اور

طرح طرح کے خطابات سے خطاب فرمائے کہیں طٰہٰ، کہیں "یٰسٓ" کہیں "مزمل" کہیں "مدثر" کہیں "یا ایہا النبی" کہیں "یا ایہا الرسول" کہیں رحمۃ للعالمین" کہیں "بالمؤمنین رؤف رحیم" فرمائے اور مسلمانوں کو حکم فرمائے

لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا (سورۃ النور)

"یعنی رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو

جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے" اللہ جو احکم الحاکمین ہے اس کو یہ بھی گوارا نہیں کہ آدمی جس طرح ایک دوسرے کو پکارتا ہے اس طرح اس کے پیارے رسول کو پکارا جائے مگر مودودی صاحب کو اللہ جل مجدہٗ کے احکام سے کد ہے، اس کے محبوب سے دشمنی ہے کہ وہ توہین آمیز الفاظ سے ذکرِ سرکار کرتے ہیں، اگر کوئی مودودی صاحب کو جاہل، گنوار نالائق، بدتمیز و ناہنجار کہدے تو ان کے آگ لگ جائے اگر جل کر راکھ نہ ہوئے تو کوئلہ ضرور بن جائیں گے۔ مگر انبیائے مرسلین کی شان میں ایسے الفاظ لکھتے ہوئے انہیں شرم نہیں آتی رسول دشمنی کی وجہ سے خدا کے حکم کی اتنی منہ زور مخالفت اس سے زیادہ اور کیا ہوگی۔

اب سوال یہ ہے کہ مودودی صاحب نے ایک مسلمان سے لیکر انبیائے مرسلین تک تمام اللہ کے پیاروں کی جناب میں گستاخیاں کیں، ان کی برائیاں لکھیں تو کسی کو اچھا بھی کہا ہے؟ ... میں عرض کرونگا کہ ہاں مودودی صاحب نے اچھا بھی کہا ہے مگر اپنوں کو مثلاً گوتم بدھ، کرشن، رام چندر، کنفیوشش زردشت وغیرہ کو اچھا کہا ہے! مودودی صاحب

گوتم بدھ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"بدھ مذہب کے نہایت گہرے مطالعہ سے صرف اتنا اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اس اولوالعزم انسان نے برہمنیت کے بہت سے نقائص کی اصلاح کی"

(تفہیمات حصہ دوم ص۱۱)

جائے غور ہے کہ سرکارِ دو عالم وہادی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پڑھ چرواہا کہا اور گوتم بدھ کو اولوالعزم انسان بنایا جارہا ہے۔ رام چندر کے بارے میں لکھتے ہیں:

"راماین کے مطالعہ سے صاف مترشح ہوتا ہے کہ رام چندر جی محض ایک

انسان تھے نیک دلی، انصاف، شجاعت، فیاضی، تواضع، حلم اور ایثار
میں کمال کا مرتبہ تو انہیں ضرور حاصل تھا مگر الوہیت کا شائبہ تک ان میں نہ
تھا" (ایضاً صـ۱۱-۱۲)

مسلمانو! انصاف۔ مودودی صاحب کا احترام بزرگان ملاحظہ ہو۔ سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پورا کرنے سے چوک جانے والا، اور سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وفور جذبات میں توازن کھو دینے والا، اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو خصوصیات امور خلافت کا حامل نہ جاننے والا، سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو ملنگ کہنے والے اور گناہ کبیرہ کا مرتکب بتانے والا، اور حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان پڑھ چرواہا اور بدوی کہنے والے مودودی صاحب اپنے عظیم دیوتا رامچندر کو نیک دلی، انصاف، شجاعت، فیاضی تواضع، حلم اور ایثار وغیرہ صفات کمال میں مرتبہ کمال ثابت فرما رہے ہیں۔ یہ اپنے مذہبی بزرگوں کا احترام ہے۔

یہاں رام چندر جی کی صرف الوہیت (یعنی خدا ماننے کا انکار) باقی صفات مذکورہ میں ان کے مرتبۂ کمال کا خطبہ دیا۔ کرشن کے بارے میں لکھتے ہیں:

"سری کشن اس معاملہ میں دونوں سے زیادہ مظلوم ہیں۔ بھگوت گیتا تحریف وتنسیخ کے کئی عملوں سے نکل کر جس شکل میں ہم تک پہنچی ہے اس کے عمیق مطالعہ سے کم از کم معلوم ہوتا ہے کہ کرشن جی ایک موحد تھے"

(ایضاً صـ۱۲)

مودودی صاحب افراد جماعت اسلامی کے سوا سارے زمانے کے مسلمانوں کو مشرک جانتے ہیں اور مشرک کا مقابل موحد ہے۔ پس افراد جماعت اسلامی جو مودودی صاحب پر کامل ایمان رکھتے ہیں صرف وہ ہی موحد ہیں۔ ان کی توحید میں ان کے بزرگ دیوتا کرشن جی برابر کے شریک ہیں چنانچہ مودودی صاحب کرشن جی کو بھی موحد ثابت فرما رہے ہیں یہ ان کی مذہبی اخوت ہے۔

قرآن وحدیث میں تو کرشن و رام چندر کا ذکر صراحۃً نہیں ہے البتہ امام ربانی مجدد

الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ملاحظہ ہو مکتوبات امام ربانی جلد اول۔ مکتوب صد شصت و ہفتم:

"رام و کرشن و یا نند آنہا کہ الہیہ ہنود اند از کمینہ مخلوقات وے اند و از مادر و پدر زائیدہ اند رام پسر جسرت و برادر لچھمن و شوہر سیتا ہر گاہ رام زوجہ خود را نگاہ نتواند داشت غیرے را چہ مدد نماید"۔

ترجمہ: یعنی رام و کرشن اور ان کے سوا ہندوؤں کے جو اور دیوتا ہیں اللہ تعالیٰ کی ذلیل ترین مخلوق میں سے ہیں اور ماں باپ سے جنے ہوئے ہیں رام جسرت کا بیٹا اور لچھمن کا بھائی اور سیتا کا شوہر ہے جبکہ رام خود اپنی بیوی کو نہ بچا سکا تو کسی دوسرے کی کیا مدد کریگا۔ پھر اسی مکتوب میں فرماتے ہیں:

"الہیۂ ہنود خلق را بعبادت خود را تلیقن کردہ اند خود را الٰہ دانستہ ہر چند پروردگار قائل اند اما او را در خود حلول و اتحاد اثبات کردہ اند و ازین جہت خلق را بعبادت خود می خوانند و خود را الٰہ گویائندہ اند و در محرمات بے تحاشی افتادہ بزعم آنکہ الٰہ از ہیچ چیز ممنوع نیست او خلق خود ہر تصرفے کہ خواہد بکند، اقسام این تخیلات فاسدہ بسیار دارند ضلوا فاضلوا"۔

یعنی ہندوؤں کے ان دیوتاؤں نے مخلوقات کو خود اپنی عبادت کرنے کی ترغیب دلائی ہے اور اپنے آپ کو انہوں نے معبود سمجھا ہے۔ اگرچہ پروردگار سے قائل ہیں لیکن انہوں نے اپنی ذات میں اس کا حلول و اتحاد ثابت کیا ہے اور اسی وجہ سے وہ مخلوقات کو اپنی عبادت کی طرف بلاتے ہیں اور اپنے آپ کو انہوں نے معبود کہلوایا ہے اور حرامکاریوں میں بے تحاشا مبتلا ہوئے ہیں اس گمان پر کہ معبود کو کوئی چیز ناجائز نہیں ہے۔ اپنی مخلوقات میں جو چاہے تصرف کرے۔ وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے رامچندر اور کرشن کا کافر ہونا ثابت اور واضح ہے۔ کفار و مشرکین کے بارے میں اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

ان الذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین فی نار جھنم خلدین فیھا اولٰئک

ھم شر البریۃ ہ پ ۳۰ آیۃ ۶ یعنی جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں رہیں گے وہی تمام مخلوق سے بدتر ہیں۔

مسلمانو! انصاف للہ انصاف اللہ عزوجل کفار ومشرکین کو ساری مخلوق سے بدتر بتائے مودودی صاحب ان کی مدح سرائی فرمائیں ان کو مرتبہ کمال پر بتائیں۔

مسلمانوں کے متعلق اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ان الذین آمنوا وعملوا الصلحت اولئک ھم خیر البریۃ ہ بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔ مودودی صاحب ان پر تنقید فرمائیں ان میں نقص و عیب گنائیں۔

الحاصل کلام اللہ عزوجل جن کو تمام مخلوق میں بہتر بتائے مودودی صاحب ان کو بدتر بتائیں اور اللہ عزوجل جن کو تمام مخلوق سے بدتر فرمائے مودودی صاحب ان کو بہتر اور مرتبہ کمال پر بتائیں۔

یہ ہے اسلام، انبیاء ورسل، صحابہ کرام اور بزرگان دین کے بارے میں مودودی صاحب کے نظریات اور ان کے مذہب کی حقیقت۔ مودودی صاحب کی تصانیف میں اس قسم کے عبارات بکثرت موجود ہیں۔ ہم نے براہ اختصار چند حوالہ جات پر اکتفا کیا تاکہ ہمارے مسلمان بھائی اس مذہب جدیدہ سے آگاہ ہوں اور خود کو اس فتنہ عظیمہ سے محفوظ رکھیں اور اپنے اعزا واحباب کو بھی اس فتنہ سے بچائیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ہ

سگ درگاہ رضویت
محمد عبدالوہاب خان قادری رضوی

مصنف کی دوسری تصانیف

نام نہاد جماعت المسلمین کی فریب کاریاں جاننے کیلئے پڑھئے

جماعت المسلمین کی گمراہی

نماز کے چند بہت ہی ضروری مسائل پر مشتمل

بعض اہم مکروہات نماز

(زیر طبع)

دیوبندی مولویوں کی تاریخی کہانی اور ان کا اصل چہرہ

"**تعارف علماء دیوبند**" میں پڑھیں

(زیر طبع)

سورۂ عبس وتولیٰ کے صحیح مفہوم کو سمجھنے کیلئے پڑھئے

"**بدگمانی گناہ کبیرہ ہے**"

(زیر طبع)

اللہ تعالیٰ نے انسان کا مقام بہت بلند کیا ہے اور اسے عزت دی ہے مقام انسانیت کو سمجھنے کیلئے مطالعہ کریں

"**مقام الانسان عند الرحمٰن**"

(زیر طبع)

ناشر: مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، دارالعلوم احسن البرکات شارع مفتی محمد خلیل خان
حیدرآباد

ہمارے ہاں دستیاب ہیں

۱۔ بریلی شریف کے تمام طغرے۔

۲۔ تعویذ "تحفۂ عرب"۔ چمڑے میں محفوظ۔ بالکل تیار۔

۳۔ "تحفۂ عرب" پلاسٹک کور میں۔ گھر اور دکان میں آویزاں کرنے کیلئے۔

۴۔ "تحفۂ عرب" فریم کیا ہوا۔ 〃 〃 〃 〃

۵۔ نقشہ "نعلین شریف" آٹھ رنگہ، سہ رنگہ اور یک رنگہ

۶۔ "نوری طغرے" وہابیہ کی داستان ان کی زبانی، آویزاں کرنے کیلئے

۷۔ تصویر عمامہ شریف" حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔

۸۔ انگوٹھی "نقش اعلیحضرت" عام / خاص۔ ۵، اور ۴، ۲ نقش والی

۹۔ کندہ شدہ "نقوش" بریلی شریف

۱۰۔ مختلف قرآنی آیات، کلمہ، بسم اللہ، یا اللہ، یارسول اللہ، اور درود و سلام کے رنگ برنگے اسٹیکرز مختلف سائز میں۔

۱۱۔ علمائے اہلسنت کی تمام تصانیف

۱۲۔ قرآن کریم معرٰی، مترجم، کنزالایمان، تاج کمپنی کے قرآن شریف

۱۳۔ نعت، تقاریر اور تلاوت کے کیسٹس

۱۴۔ تسبیحات

۱۵۔ پاکستان بھر کے تمام سنی کتب خانوں کی مطبوعات۔

۱۶۔ درسی اور غیر درسی کتابیں۔